Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN
الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

"عنبر" کے متعلق شرعی تحقیق

کچھ عرصہ قبل عنبر (Ambergris) کے متعلق ایک انٹرنیشنل فورم پر یہ سوال اٹھایا گیا کہ جس خوشبو میں عنبر شامل ہو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ بعد ازاں اس کے خارجی وداخلی استعمال سے متعلق بھی سوالات سامنے آئے، جس کی وجہ سے ہم نے اپنے ادارے SANHA پاکستان کے شعبہ شرعی تحقیق سے رجوع کیا اور اس کے اراکین نے فقہ مقارن کی روشنی میں مذکورہ سوالات پر مختلف پہلوؤں سے تحقیق کی، جو زیر نظر رسالہ کی صورت میں پیش کی جارہی ہے۔

ادارہ دیگر اہلِ علم کی طرف سے آنے والی تحقیقی آراء کا بھی خیر مقدم کرتا ہے۔

از:

مفتی یوسف عبد الرزاق

چیف ایگزیکٹیو

SANHA Halaal Associates Pakistan

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN
الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

باسمہ تعالی

نام

عنبر جعفر کے وزن پر عربی زبان کا لفظ ہے(1)۔ لکھنے میں عین کے بعد نون آتا ہے لیکن پڑھتے وقت اسے میم (عمبر) پڑھا جاتا ہے(2)۔ اس کی جمع عنابر آتی ہے۔ انگریزی نام Ambergris "ایمبر گرس" ہے۔ ایک اور نام: Ambra Grasea ہے۔

ماہیت

عنبر کیا ہے؟ معروف و مشہور یہ ہے کہ سرمئی رنگ کا ایک خوشبودار مادہ ہے:

اٹھا لذتِ عود و عنبر اٹھا اٹھا لطفِ زلفِ معطر اٹھا

(۱۹۷۷ء، سرکشیدہ، ۱۳۱)

یہ مادہ ایک بڑی جسامت والی مچھلی کے پیٹ سے نکل کر پانی کی سطح پر جمع ہو جاتا ہے اس وجہ سے اس مچھلی کو بھی عنبر کہتے ہیں جو عنبر کو نگلتی اور اگلتی ہے۔ یہ مچھلی اپنے بڑے سر کی وجہ سے دیگر مچھلیوں سے ممتاز ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس مچھلی کا شکار کر کے اس کے پیٹ سے بھی عنبر نکال لیتے ہیں، چنانچہ امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ میں نے سمندر میں اگا ہوا عنبر دیکھا جو بکری کی گردن کی طرح مڑا ہوا تھا، یہاں سمندر میں ایک جانور ہوتا ہے جو اس عنبر کو کھا لیتا ہے مگر عنبر اس کے لیے زہرِ قاتل ہوتا ہے اس لیے نگلتے ہی مر جاتا ہے، پھر وہ مردہ جانور سمندر کی لہروں سے ساحل پر آجاتا ہے اور اس کے پیٹ سے عنبر نکال لیا جاتا ہے۔(3)

عنبر مختلف قسم کا ہوتا ہے لیکن رنگت کے لحاظ سے بہترین عنبر اشہب (Black Ambergris) ہوتا ہے جو کہ سفید زردی مائل اور بہت خوشبودار ہوتا ہے اور "اشہب" اس سیاہ رنگ کو کہتے ہیں جس کی سفیدی غالب ہو۔

خوشبویات (Fragrances) میں عمدہ اور قیمتی ہونے کے اعتبار سے مشک کے بعد عنبر کا درجہ ہے۔ اس کی کئی انواع واقسام ہیں جن میں سب سے اعلی اشہب رنگ کا، پھر نیلا، پھر زرد اور سب سے ادنی قسم سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔(4)

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

بعض ماہرین کی رائے ہے کہ سمندر میں ایک خاص قسم کا پودا اگتا ہے جس کو سمندری مخلوق کھالیتی ہے اور بطورِ فضلہ کے خارج کر دیتی ہے، مشہور مسلم طبیب اور سائنسداں ابن سینا سے منقول ہے کہ عنبر سمندری مادہ ہے، بعض نے کہا کہ سمندری گھاس ہے اور بعض نے سمندری پودا لکھا ہے، ایک مشہور قول یہ ہے کہ مچھلی کی قے (Vomit) ہے۔(5)

جدید تحقیق

عنبر پر جو جدید تحقیق ہوئی ہے وہ اُن آراء سے مختلف نہیں ہے جو بہت پہلے علماءِ اسلام ظاہر کر چکے ہیں، چنانچہ امام زمخشری کے حوالے سے تاج العروس میں منقول ہے کہ عنبر سمندر کی سطح پر تیرتا ہوا مادہ ہے جس میں بسا اوقات پرندوں کی باقیات بھی ملتی ہیں۔

امام زمخشری کی رائے کو اگر موجودہ تحقیقات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی رائے کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ عنبر کے متعلق ایک تحقیق یہ ہے کہ عنبر دراصل درختوں سے بہنے والی رال اور گوند ہے۔ جب حشرات اسے کھانے کے لیے قریب آتے ہیں تو اس میں چپک جاتے ہیں اور ہوا بند (Airtight) ہونے کے باعث ہمیشہ کے لئے اس میں مقید ہو جاتے ہیں۔

عظیم یونانی ماہر حیاتیات اور فلاسفر "تھیوفہارسٹس" (Theophrastus) وہ پہلا شخص تھا جس نے لگ بھگ چار سو سال قبل مسیح میں عنبر کے خواص کے بارے میں تحقیق کی تھی، تحقیق سے ثابت ہوا کہ عنبر زیادہ تر ان ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے جہاں ماضی میں صنوبری جنگلات کی بہتات تھی بعد ازاں یہ درخت زیر آب آگئے اور ان کی رال یا گوند درختوں سے علیحدہ ہو کر دلدلی پانی اور ساحلی پہاڑیوں میں پھیل گئی اور مخصوص کیمیائی عوامل کے بعد نیم دائروی شکل کے ٹھوس عنبروں میں تبدیل ہو گئی جنہیں غوطہ خور اور تاجر تلاش کر کے فروخت کرتے ہیں۔(6)

اب تک کی گفتگو کی حاصل یہ ہے کہ عنبر ایک خوشبودار مادہ ہے، مگر یہ مادہ خود کیا ہے؟ اس بارے میں مختلف آراء ہیں، مثلاً:

1. درختوں کی رال اور گوند ہے۔
2. سمندر کی تہہ میں اگنے والا پودا ہے۔
3. سمندری جڑی بوٹی ہے۔
4. مچھلی کی قے ہے۔

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

5. مچھلی کا فُضلہ ہے۔
6. تارکول کی طرح سمندری چشمے سے نکلنا والا مادہ ہے۔
7. ایک خاص قسم کی مکھی کا شہد کی طرح چھتہ ہے جو بارشوں اور طوفانوں سے ٹوٹ کر سمندر میں آجاتا ہے۔

عنبر کے متعلق طبِ یونانی میں تفصیلات

عنبر کے متعلق طبیبوں اور حکیموں نے جو کچھ طب کی کتابوں میں لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ عنبر گرم خشک ہے، مفرح قلب، مقوی دماغ اور محرک حرارتِ غریزی ہے، اعصاب کو تقویت بخشتا ہے۔ عنبر کو زیادہ تر اعصاب اور قلب کے امراضِ باردہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ حرارت غریزی کے ضعف کے وقت اس کو برانگیختہ کرنے کیلئے کھلایا جاتا ہے۔ عنبر کا کھانا بوڑھوں کیلئے مفید ہے۔ ضعف اور زخم معدہ کو زائل کرنے کیلئے بھی استعمال کرایا جاتا ہے۔ عنبر کی خاص خصوصیت بطور دوا یہ ہے کہ محرک باہ اور محافظ غریزی ہے لیکن آنتوں اور جگر کے لئے مضر ہے اوراس کے لیے مصلح صمغ، عربی، طباشیر ہے، مشک اورزعفران کو اس کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ عنبر سے جو مرکبات تیار ہوتے ہیں ان میں خمیرہ ابریشم ، حب عنبر مومیائی اور خمیرہ گاؤزبان عنبری مشہور ہیں۔(7)

عنبر چونکہ ایک قدرتی نعمت ہے اور بڑی قدروقیمت رکھتی ہے اس لیے علماء کے درمیان یہ نکتہ بھی زیر بحث آیا ہے کہ دیگر معدنیات کی طرح عنبر پر بھی محصول عائد ہو گا یا نہیں؟ اور اگر ہو گا تو اس کی مقدار کیا ہو گی؟

اس بارے میں ائمہ کی آراء مختلف ہیں، علماء کی اکثریت کے نزدیک عنبر میں سے حکومتِ وقت کو محصول وصول کرنے کا حق نہیں۔ یہی رائے مالکیہ، شافعیہ اور احناف میں سے امام ابوحنفیہ اور امام محمد رحمہم اللہ کی ہے۔ تابعین میں سے حضرت عطاء، امام سفیان ثوری، ابن ابی لیلی، حسن بن صالح اور ابو ثورؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جب کہ بعض حنابلہ اوراحناف میں سے امام ابویوسف کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں خمس سے یعنی پانچواں حصہ واجب ہے۔(8)

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

عنبر قرآن وحدیث کی روشنی

قرآن کریم میں سمندری عجائبات اور معدنیات کا ذکر ہے مگر نام کے ساتھ عنبر کا ذکر نہیں، البتہ احادیث میں عنبر کا بطورِ خوشبو ذکر موجود ہے، چنانچہ نسائی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں" مردانہ خوشبو یعنی مشک اور عنبر۔

وعن محمد بن علي قال: «سألت عائشة – رضي الله عنها – أكان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – يتطيب؟ قالت: نعم بذكارة الطيب : المسك والعنبر» . (رواه النسائي والبخاري في تاريخه، نيل الأوطار (1/ 165)

حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حائضہ عورت کے کپڑوں کو خون کے دھبے لگ جائیں تو انہیں دھولے اور پھر خوشبودار گھاس یا زعفران یا عنبر کو اس پر مل لے۔ اس کے علاوہ کچھ اور روایات بھی ہیں جن میں عنبر پر زکوۃ واجب ہونے یا نہ ہونے کی بحث ہے۔

حدثنا ابن فضيل، عن ليث، عن سعيد بن جبير، في الحائض يصيب ثوبها من دمها، قال: «تغسله ثم يلطخ مكانه بالورس والزعفران، أو العنبر۔ (مصنف ابن أبي شيبة:91 /1)

مشہور تابعی حضرت عطاء بن رباح سے سوال ہوا کہ میت کو مشک لگا سکتے ہیں؟ تو منع فرمایا، لیکن عنبر کے متعلق جب پوچھا گیا تو اس کی اجازت دی۔

عن ابن جريج قال: قلت لعطاء: أيكره المسك حنوطا؟ قال: نعم قال: قلت: فالعنبر؟ قال: «لا، إنما العنبر والمسك قطرة دابة« (مصنف عبد الرزاق الصنعاني: 415 /3)

عنبر کے پاک وحلال ہونے سے متعلق مذاہب فقہاء

فقہ حنفی:

عنبر کے متعلق فقہ حنفی میں بھی وہی اقوال منقول ہیں جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ علامہ کاسانی نے عنبر کو اپنی اصل کے لحاظ سے خوشبو قرار دیا ہے۔ علامہ شامیؒ نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ عنبر اصل میں سمندر میں نکلنے والا چشمہ ہے اور پاک ہے اور فیصلہ یہ کیا ہے کہ عنبر پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ ایک دوسرے مقام پر علامہ شامی نے عنبر کے استعمال کو دو شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے، ایک یہ کہ اتنی مقدار استعمال نہ کیا جائے کہ جس سے نشہ پیدا ہو، دوسرے یہ کہ صحت

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

کے لیے مضر ہو۔ بہر حال فقہ حنفی کی رو سے عنبر کا بطور خوشبو خارجی استعمال اور بطور دوا یا کھانے کے داخلی استعمال جائز ہے ؛کیونکہ پاک بھی ہے اور حلال بھی ہے۔ محقق علامہ شامی لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْعَنْبَرُ فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ عَيْنٌ فِي الْبَحْرِ بِمَنْزِلَةِ الْقِيرِ وَكِلَاهُمَا طَاهِرٌ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ. (رد المحتار) (1/ 209)

أقول: المراد بما أسكر كثيره إلخ من الأشربة، وبه عبر بعضهم وإلا لزم تحريم القليل من كل جامد إذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر، ولم أر من قال بحرمتها، ـــــ وأن البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل ، المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية ؛ فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير (الدر المختار وحاشية ابن عابدين رد المحتار: 4/ 42)

فقہ شافعی

فقہ شافعی میں خود بانی مذہب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عنبر پاک ہے۔ایک کمزور قول یہ ہے کہ عنبر نجس ہے مگر امام زین الدین عمر بن مظفر الوردی الشافعی نے عنبر کے پاک ہونے پر اجماع نقل کیا ہے اسی وجہ سے فقہ شافعی میں عنبر کی خرید وفروخت اور بیع سلم کو جائز لکھا ہے ورنہ ناپاک اشیاء کی تجارت مذہب شافعی میں جائز نہیں ہے۔امام ماوردی نے عنبر کا تذکرہ ان اشیاء میں کیا ہے جو کبھی خوراک کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں۔پاک ہونے کی وجہ سے عنبر کا داخلی استعمال بھی جائز ہے؛کیونکہ مذہب شافعی کی رو سے ہر پاک شے کا کھانا جائز ہے ماسوائے ان اشیاء کے جو انسانی صحت یا عقل کے لیے مضر ہوں یا نشہ آور ہوں یا مردار کی دباغت دی ہوئی کھال ہو۔

عنبر کی ماہیت کے متعلق شافعی مذہب میں تین قول ملتے ہیں ،ایک یہ کہ سمندری پودا ہے،دوسرے یہ کہ سخت اور ٹھوس قسم کی شے ہے جسے جانور نگلنے کے بعد ہضم نہیں کر پاتا اور اگل دیتا ہے اور تیسرے یہ کہ جانور کا فضلہ ہے۔ خشکی کے نباتات کی طرح سمندر کے نباتات بھی حلال ہیں؛اس لیے پہلے قول کے مطابق عنبر کی حلت وطہارت کے متعلق کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا اور اگر یہ قول اختیار کیا جائے کہ عنبر مچھلی کی قے ہے تو ہاضمہ کے اندرونی عمل سے اس کی ساخت تبدیل ہو جاتی ہے اور ساخت کی تبدیلی سے تو ناپاک شے بھی پاک ہو جاتی ہے اور جس صورت میں مچھلی اسے جوں کا توں اگل دیتی ہے اس صورت میں عنبر کا حکم وہی رہے گا جو نگلنے سے پہلے تھا اور یہ واضح ہے کہ نگلنے سے پہلے وہ پاک اور حلال تھا،زیادہ سے زیادہ ان آلائشوں کو صاف کر دیا جائے گا جو اس پر لگی ہوں۔امام شافعی نے اس موضوع پر اپنی عادت کے مطابق بڑی فاضلانہ بحث کی

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN
الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

ہے جو کتاب الام میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور اس سے موجودہ دور میں حلال و حرام کے متعلق بڑی زریں اصولوں کی طرف رہنمائی ملتی ہے۔

فقہ مالکی:

مالکی فقہ میں عنبر کے بارے میں تین قول منقول ہیں: خوشبودار مادہ ہے، مچھلی کی قے ہے یا اس کا فضلہ ہے۔ پہلے قول کو بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔ محقق مالکی علماء کے نزدیک عنبر سمندری جڑی بوٹی ہے جس کی سب سے اعلی اور برتر قسم وہ ہے جو لہروں کی مدد سے ساحل پر آ پہنچتی ہے اور جسے مچھلی کھانے کے بعد اگل دیتی ہے وہ درمیانی نوعیت کا عنبر ہے اور اگر مچھلی کے گلنے سڑنے کے بعد اس کا پیٹ چاک کر کے عنبر نکالا جائے تو وہ سب سے ادنی قسم ہے۔

عنبر کے خارجی استعمال کے متعلق فقہ مالکی میں صراحت کے ساتھ اجازت منقول ہے، چنانچہ امام ابن قاسمؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میت کو مشک و عنبر لگا سکتے ہیں؟ تو جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عنبر پاک ہے؛ کیونکہ کسی چیز کا بیرونی استعمال اسی وقت جائز ہوتا ہے جب وہ پاک ہو۔ جہاں تک عنبر کے داخلی استعمال کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں وہی عام شرائط لاگو ہیں جو کسی بھی حلال شے کے متعلق لاگو ہوتی ہیں یعنی یہ کہ اس کا اتنی مقدار میں استعمال نہ ہو جو ضرر کا باعث ہو یا جس سے نشہ پیدا ہو۔

فقہ حنبلی

فقہ حنبلی میں بھی عنبر کی حقیقت کے متعلق وہی اقوال منقول ہیں جن کا ماقبل میں تذکرہ ہو چکا ہے۔ مستند حنبلی کتابوں کا رجحان اس طرف ہے کہ عنبر سمندری جڑی بوٹی ہے جو مختلف ذرائع سے انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا خوردنی استعمال بھی ہوتا ہے مگر اصل میں خوشبودار مادہ ہے اور خوشبو کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عنبر کو فقہ حنبلی میں پاک لکھا ہے، لیکن پاک ہونے کے ساتھ حلال بھی ہے؛ کیونکہ حنابلہ کے نزدیک ہر پاک چیز حلال ہے جب تک ضرر رساں یا نشہ آور نہ ہو۔ اس لیے پاک و حلال ہونے کی وجہ سے اس کا خارجی اور داخلی استعمال جائز ہے۔

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN

الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAL ASSOCIATES PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

حاصل کلام

المختصر عنبر پاک اور حلال ہے اس وجہ سے اس کا خارجی استعمال (External use in Cosmetics and personal care products) چاروں مذاہب کی رو سے جائز ہے جب کہ اس کا اندرونی استعمال (Oral use) اتنی مقدار میں جائز ہے جس سے نشہ نہ ہو اور انسانی صحت کے لیے مضر نہ ہو۔

لہٰذ ماکولات (Edibles)، مشروبات (Beverages)، ادویات (Pharmaceuticals)، خوشبویات (Fragment's) اور آرائش وزیبائش کی اشیاء (Cosmetics) میں عنبر کا استعمال جائز ہے اور اگر عنبر سے کوئی نئی چیز، کوئی نیا ذائقہ (Flavor/Essence) وغیرہ تیار کیا جاتا ہے تو وہ بھی حلال ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

تحقیق وترتیب اراکین شرعی شعبہ تحقیق:

SANHA Halaal Associates Pakistan

مفتی شعیب عالم

مفتی یوسف عبدالرزاق

مفتی عارف علی شاہ

مفتی احسن ظفر

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

حواشی وحوالہ جات

1۔ اردو میں بطور اسم ہی استعمال ہوتا ہے اور سب سے پہلے ۱۵۶۴ء کو "دیوان حسن شوقی" میں مستعمل ملتا ہے۔عنبر کااستعمال حسن کے استعارہ کے طورپر بھی ہوتا ہے چنانچہ خوب صورت لہجے کے شاعر فیض احمد فیض نے اپنی ایک نازک احساسات پر مبنی نظم کا عنوان "حبیب عنبر دست"رکھا ہے۔ عنبر کاانگریزی نامAmbergris"ایمبر گرس" ہے دیگرنام:Ambra Grasea ہے۔

عربوں میں بطور نام اس لفظ کا استعمال کافی قدیم ہے،اس لیے حدیث کے راویوں کی چھان بین کرتے وقت عنبر نام کے کئی راویوں کا تذکرہ ملتا ہے جیسے احمد بن عنبر البصری ،ابوزبید عنبروغیرہ،عنبر کے ساتھ بطور لاحقہ "ین "کے اضافہ سے عنبرین بناہے جو بطور اسم اور صفت دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جیسے زلف عنبریں،خط عنبریں،وغیرہ

2۔ باءسے پہلے نون آتا ہے تواسے میم سے بدل دیتے ہیں:

قد أبدلت من النون الساكنة إذا وقعت قبل الباء نحو عنبر وشنباء هي في اللفظ ميم وفي الخط نون (أصول النحو العربي :2 / 328)

بعض نے اسے فنعل کے وزن پر قرار دیا ہے:

العَنْبَرُ كجَعْفَرٍ۔۔۔ووزنه فَعْلَلَ۔۔ فقال في المِصْباح: العَنْبَرُ فَنْعَل۔۔وجَمْعَهُ ابنُ جِنِّي على عَنابِرَ . (تاج العروس من جواهر القاموس:13 / 147)

3۔ ع ن ب ر العَنْبَرُ من الطِّيب معرُوف (تاج العروس من جواهر القاموس :13 / 147)

والعنبر من الطيب معروف (المحكم والمحيط الأعظم :2 / 468)

أختلف في العنبر فقال الشافعي في كتاب السلم من الأم أخبرني عدد ممن أثق بخبره أنه نبات يخلقه الله في جنبات البحر قال وقيل أنه يأكله حوت فيموت فيلقيه البحر فيؤخذ فيشق بطنه فيخرج منه۔ (فتح البارى: 362/3)

4۔ أجود أنواع العنبر هو الأشهب القوي ثم الأزرق ثم الأصفر وأقل الأنواع جودة هو الأسود.والعنبر مادة رمادية أو بيضاء أو صفراء أو سوداء يستخدم في تحضير وتصنيع أفضل وأغلى أنواع العطور

5۔ قيل أنه نبت ينبت في البحر بمنزلة الحشيش في البر ، وقيل : إنه شجرة تتكسر فيصيبها الموج فيلقيها على الساحل ، وليس في الأشجار شيء ، وقيل : إنه خثى دابة في البحر ، وليس في أخثاء الدواب شيء (المبسوط للسرخسي: 3 / 357)

الْعَنْبَرَ خَثَى دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ وَقِيلَ أَنَّهُ يَنْبُتُ فِي الْبَحْرِ بِمَنْزِلَةِ الْحَشِيشِ وَقِيلَ إنَّهُ شَجَر (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق:3 / 433)

Tel : + 92 (0) 21 3529 5263
Fax : + 92 (0) 21 3529 5284
E-mail : karachi@sanha.org.pk
: info@sanha.org.pk
Web : www.sanha.org.pk

HALAAL حلال SANHA PAKISTAN
الهيئة لتوثيق الحلال بباكستان

SANHA HALAL ASSOCIATES
PAKISTAN (PVT.) LIMITED.
Suite 101, Plot 16-C,
Zamzama Commercial Lane No. 10
Phase-V, D.H.A., Karachi, Pakistan.

العَنْبَرُ فَنْعَل : طِيبٌ مَعْرُوفٌ . وقد وقع فيه اختِلافٌ كثير . فقيل : هو رَوْثُ دابَّة بَحْرِيّة ، ومثلُه في التَّوْشِيح ،قال : العَنْبَرُ سَمَكَةٌ كبيرةٌ ، والمِشْمُوم رَجِيعُهَا ، قيل : يُوجَدُ في بَطْنها . أَو هو نَبْعُ عَين فيه ، أَي في البَحْر ، يكون جَمَاجِمَ ، أَكبرُها وَزْنُ أَلفِ مِثْقال ، قاله صاحِبُ المِنْهَاج . وقال ابنُ سَعِيد : تَكلَّمُوا في أَصْل العَنْبَرِ ، فذَكَرَ بعضُهم أَنّه عُيُونٌ تَنْبُعُ في قَعْرِ البحرِ يصيرُ منها ما تَبْلَعُه الدَّوابُّ وتَقْذِفُه ، ومنهم من قال : إِنّه نَباتٌ في قَعْرِ البَحْر قاله الحِجاريّ ، ونَقَلَه المَقَّرِيّ في نَفْح الطِّيب . وقيل : الأَصَحُّ أَنَّه شَمَعُ عَسَلٍ ببلادِ الهِنْد يَجْمُد ويَنْزِلُ البَحْرَ ، ومَرْعَى نَحْلِه من الزُّهور الطَّيِّبَة يَكْتَسِب طِيبَه منها ، وليس نَباتاً ولا رَوْثَ دابَّة بَحْرِيَّة

(تاج العروس من جواهر القاموس:13 / 147)

6۔ وقال الزَّمَخْشَرِيّ : العَنْبَرُ يأْتِي طُفَاوَةً على الماءِ لا يَدْرِي أَحدٌ مَعْدِنَه ، يقذِفُه البحر إلى البَرِّ ، فلا يأْكلُ منه شيْءٌ إِلاّ ماتَ ، ولا يَنْقُرُه طائرٌ إِلاّ بَقِيَ مِنْقَارُه فِيه ، ولا يَقَع عليه إِلاّ نَصَلَتْ أَظْفَارُه ، والبَحريُّون والعَطّارُون رُبَّمَا وَجَدُوا فيه المَنَاقِيرَ ، والظُّفُرَ .

تاج العروس من جواهر القاموس – (13 / 147)

7۔ وَأَمَّا الْكَلَام عَلَى الزَّعْفَرَان وَالْعَنْبَر خُصُوصًا عَلَى طَرِيق الطِّبّ فَأَقُول : إِنَّ كَيْفِيَّات الْأَدْوِيَة وَأَفْعَالهَا وَخَوَاصّهَا لَا تَثْبُت عَلَى بَدَن الْإِنْسَان بِبُرْهَانٍ إِنِّيّ وَلَا بِبُرْهَانٍ لَمِّيّ بَلْ تَثْبُت أَفْعَالهَا وَخَوَاصّهَا بِالتَّجَارِبِ ، وَقَدْ ثَبَتَ بِالتَّجْرِبَةِ أَنَّ الْعَنْبَر يُقَوِّي الْحَوَاسّ قَالَ الشَّيْخ فِي الْقَانُون : عَنْبَر يَنْفَع الدِّمَاغ وَالْحَوَاسّ وَيَنْفَع الْقَلْب جِدًّا . اِنْتَهَى مُخْتَصَرًا .

وَفِي التَّذْكِرَة لِلشَّيْخِ دَاوُدَ : عَنْبَر يَنْفَع سَائِر أَمْرَاض الدِّمَاغ الْبَارِدَة طَبْعًا وَغَيْرهَا خَاصِّيَّة وَمِنْ الْجُنُون وَالشَّقِيقَة وَالنَّزَلَات وَأَمْرَاض الْأُذُن وَالْأَنْف وَعِلَل الصَّدْر وَالسُّعَال شَمًّا وَأَكْلًا وَكَيْف كَانَ فَهُوَ أَجَلّ الْمُفْرَدَات فِي كُلّ مَا ذُكِرَ شَدِيدُ التَّفْرِيح خُصُوصًا بِمِثْلِهِ بَنَفْسَجٌ وَنِصْفُهُ صَمْغٌ أَوْ فِي الشَّرَاب مُفْرَدًا ، وَيُقَوِّي الْحَوَاسّ وَيَحْفَظ الْأَرْوَاح اِنْتَهَى مُخْتَصَرًا .

عون المعبود شرح سنن أبي داود (مراجع) – (9 / 598)

8۔ مَا يَجِبُ فِي مَعَادِنِ الْبَحْرِ اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيمَا يَجِبُ فِي مَعَادِنِ الْبَحْرِ .

فَذَهَبَ الْمَالِكِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ وَبَعْضُ الْحَنَابِلَةِ إِلَى أَنَّهُ لاَ يَجِبُ فِي مَعَادِنِ الْبَحْرِ شَيْءٌ لِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَال فِي الْعَنْبَرِ أَنَّهُ دَسَرَهُ (أَلْقَاهُ) الْبَحْرُ فَلاَ شَيْءَ فِيهِ ، فَهَذَا النَّصُّ صَرِيحٌ فِي أَنَّ الْعَنْبَرَ لاَ شَيْءَ فِيهِ ، وَالْعَنْبَرُ مُسْتَخْرَجٌ مِنَ الْبَحْرِ فَكَذَلِكَ غَيْرُهُ مِنْ مَعَادِنِ الْبَحْرِ لاَ شَيْءَ فِيهِ إِذْ لاَ فَرْقَ بَيْنَ مَعْدِنٍ وَآخَرَ مِنْ مَعَادِنِ الْبَحْرِ ، وَبِهِ قَال عَطَاءٌ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَأَبُو ثَوْرٍ وَلِأَنَّ الْعَنْبَرَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى عَهْدِ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُلَفَائِهِ فَلَمْ يَأْتِ فِيهِ سُنَّةٌ عَنْهُ وَلاَ عَنْهُمْ مِنْ وَجْهٍ يَصِحُّ . وَلِأَنَّ الأَْصْل عَدَمُ وُجُوبِ شَيْءٍ فِيهِ مَا لَمْ يَرِدْ بِهِ نَصٌّ وَلِأَنَّهُ عَفْوٌ قِيَاسًا عَلَى الْعَفْوِ مِنْ صَدَقَةِ الْخَيْل .

وَذَهَبَ بَعْضُ الْحَنَابِلَةِ وَأَبُو يُوسُفَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى وُجُوبِ الْخُمُسِ فِي مَعَادِنِ الْبَحْرِ ، وَبِهِ قَال الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، لِمَا رُوِيَ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ عَنْبَرٍ وُجِدَ عَلَى السَّاحِل فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي جَوَابِهِ أَنَّهُ مَال اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَفِيهِ الْخُمُسُ .

وَلِأَنَّهُ نَمَاءٌ يَتَكَامَل عَاجِلاً فَاقْتَضَى أَنْ يَجِبَ فِيهِ الْخُمُسُ كَالرِّكَازِ ، وَلِأَنَّ الأَْمْوَال الْمُسْتَفَادَةَ نَوْعَانِ مِنْ بَرٍّ وَبَحْرٍ ، فَلَمَّا وَجَبَتْ زَكَاةُ مَا اسْتُفِيدَ مِنَ الْبَرِّ اقْتَضَى أَنْ تَجِبَ زَكَاةُ مَا اسْتُفِيدَ مِنَ الْبَحْرِ . الموسوعة الفقهية الكويتية – (38 / 200)